حقوق العباد

www.KitaboSunnat.com

تالیف:

علامہ سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ

ناشر:

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد

وتوعية الجاليات بالسلي

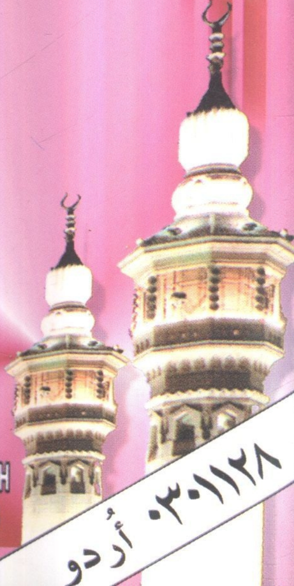

THE COOPERATIVE OFFICE FOR CALL & GUIDANCE AT AL SULAY, RIYADH

P.O. BOX 1419 ZIP CODE 11431, TEL. NO. (01) 2414488 FAX (01) 2411733

۰۳۰۱۱۲۸ أردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حقوق العباد

کتاب نمبر 1219
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

دية

تالیف:

علامہ سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ

ناشر:

المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعية

الجالیات بالسلی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح مكتب الدعوة بالسلي ، ١٤٢٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

بديع الدين ، سيد ابو محمد

حقوق العباد .- الرياض .

٥٠ ص ؛ .. سم

ردمك : ٥- ٩ - ٩٢٨١ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الاوردية)

١- الاسلام - مبادىء عامة ٢ - الوعظ و الارشاد أ - العنوان

ديوي ٢١١ ٢٢/٢٩٦٥

رقم الإيداع : ٢٢/٢٩٦٥

ردمـك : ٥- ٩ - ٩٢٨١ - ٩٩٦٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ سید بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ اس دور کے وسیع معلومات رکھنے والے عظیم محدث تھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں حدیثی علوم وفنون میں مہارت کے ساتھ عمل کی خوبیوں سے بھی نوازا تھا۔ جیسا کہ وہ علم ودانش کے موتی قرطاس پر سلیقے کے ساتھ پرونے کی اعلیٰ صلاحیت کے حامل تھے، لسانی موعظت میں بھی اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی انہیں قدرت کاملہ حاصل تھی۔ پیش نظر رسالہ ان کی ایک تقریر میں بیان کردہ اراشادات ونکات مفیدۃ کا مجموعہ ہے جو تحریک اہلحدیث کے ماہانہ اجلاس میں انہوں نے فرمائی تھی افراد واجتماع میں اختلاف کیوں ہوتا ہے؟ فضیلۃ الشیخ رحمہ اللہ کی نظر میں اس کی بنیادی وجہ ''حقوق کی پامالی ہے'' اس رسالہ میں حقوق العباد کی مکمل تشریح ہے اور مقرر نے ادائیگی حقوق کی ترغیب میں دنیا وآخرت کی سعادات پانے کی نوید کو خصوصی اہمیت دی ہے اور یہی وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے گرد پوری شریعتِ اسلامیہ گھومتی ہے، جس کے پالینے کی صورت میں فلاح وفوز اور کامیابی کی خوشخبری سنائی گئی ہے استدلال میں آیات کریمہ واحادیث مبارکہ کی ترتیب انتہائی موزوں، معقول اور دلکش ہے اور یہ کہنا بجا ہے کہ یہ رسالہ حقوق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں مفید معلومات ہی مہیا نہیں کرتا بلکہ کثیر تعداد آیات واحادیث کی تفسیر وتشریح بھی ہے مصلحین کی نظر ہمیشہ ان معاشرتی خرابیوں کی طرف رہی ہے جو سوسائٹی کو ''گھن کی طرح کھا جاتی ہے'' راشدی صاحب رحمہ اللہ کی عمیق نظر نے جن خرابیوں اور مفاسد کی نشاندھی کی ہے وہ واقعی ہمارے معاشرہ اور اجتماعی زندگی کو تباہی کے کنارے لانے کا موجب بن رہی ہے ضرورت ہے کہ انفرادی زندگی سے لے کر پورے مجتمع کو عقیدہ وعمل کی اس مضبوط عمارت میں محفوظ کیا جائے جسے اسلامی قصر کہا جاتا ہے اور اس سبیل کو اپنایا جائے جس پر گامزن ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا حاصل کی اس رسالہ میں انداز تقریر کا ہے لفظ بہ لفظ نقل ہونے کی وجہ سے شاید سلیس عبارات میں کچھ دقت محسوس ہو، مگر معلومات کی وسعت کے پیش نظر یہ تنگی قابل برداشت ہونی چاہیے

واللہ ولی التوفیق

محمد رفیق الاثری

شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ

جلال پور پیروالا۔ ضلع ملتان ۲۵/۱۱/۱۴۱۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادی له، وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنک حميد مجيد.

اللهم بارک على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنک حميد مجيد.

أما بعد: فإن خير الكلام كلام الله وخير الهدى هدى محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار، من يطع الله ورسوله فقد رشد واهتدى ومن يعص الله ورسوله فقد ضل وغوىٰ. أما بعد: فأعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم ﴿واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمة الله عليكم إذ كنتم أعداء فألف بين قلوبكم فأصبحتم بنعمته إخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فأنقذكم منها كذٰلک يبيّن الله لكم آياته لعلكم تهتدون﴾ (آل عمران۱۰۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج میں جو موضوع بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ہے ''حقوق العباد'' جس طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اللہ کے حق ہیں اسی طرح بندوں کے بھی ایک دوسرے پر حقوق ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ چند مہینے قبل اسی ہال میں میرا خطاب ''اتحاد واتفاق'' کے عنوان سے ہوا تھا اور میں نے اتحاد واتفاق کی ضرورت وفضیلت اور اختلاف کی مذمت بھی بیان کی اور اتفاق کے ''فوائد'' واختلاف کے نتائج بد بھی بیان کئے اور ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ اتحاد واتفاق کا طریقہ کیا ہے؟

اختلاف کے اسباب

اختلاف کے اندر اس بات کا بڑا دخل ہے کہ ہم ایک دوسرے کے حقوق پامال کرتے ہیں۔ اس میں لاپرواہی برتتے ہیں جس کی بناء پر کینہ، بغض وحسد عداوت اور غصہ ودشمنی کی وجہ سے نوبت قتل وغارت تک پہنچ جاتی ہے اس لئے اتحاد واتفاق میں اس بات کا بھی بہت دخل ہے کہ ہم ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کریں تاکہ ہمارا اتحاد، اختلاف ودشمنی میں تبدیل نہ ہوجائے۔ اسی لئے حقوق العباد کو اسلام نے بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔

دفاتر کی اقسام

چنانچہ مسند احمد اور دیگر احادیث کی کتابوں میں یہ حدیث آئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدواوین ثلاثة قیامت کے دن دفتر تین قسم کے ہونگے، یعنی حساب کے فیصلے کے تین قسم کے دفاتر ہوں گے۔ (دیوان لا یغفر و دیوان لا یترک و دیوان لا یعبأ به) ایک دفتر وہ ہوگا جس میں اول سے آخر تک کوئی معافی اور بخشش ہی نہیں ہوگی وہ دیوان اور دفتر ہوگا شرک کا۔ یہ گناہ معاف نہیں ہوسکتا ﴿إن الله لا یغفر أن یشرک به﴾

شرک کی معافی نہیں ہوگی (و دیوان لا یترک) دوسرا دفتر وہ ہوگا جو اللہ چھوڑے گا نہیں، وہ ہوگا حقوق العباد (فی ما بینهم) ایک دوسرے کے حقوق وہ اللہ نہیں چھوڑے گا، تم خود چھوڑو یہ اور بات ہے حقوق العباد کے متعلق ابن حبان کی حدیث میں یہ واقعہ آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ حبش سے واپس آئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ وہاں تم کو جو عجیب بات نظر آئی ہو مجھے بتاؤ۔ عرض کیا ایک بڑھیا تھی جس کے سر پر ڈبہ رکھا ہوا تھا جس میں آٹا اور کچھ چیزیں تھیں، ایک اوباش لڑکے نے اس کو ایسا ہاتھ مارا کہ وہ ڈبہ گر گیا اور ساری چیزیں ڈبے میں سے نکل کر زمین پر گر گئیں۔ وہ بیچاری بڑھیا بیٹھ کر اپنی چیزیں چننے لگی اور لڑکا یہ دیکھ کر ہنس رہا تھا تو وہ کہنے لگی۔ کل جب رب العالمین کا دربار لگے گا تمہاری اور میری خبر اس وقت لگے گی، اب تو تم جو چاہو سو کرو میرا تمہارا فیصلہ اس وقت ہوگا، نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنسو آ گئے۔فرمایا(كيف يقدّس الله قوما لا يأخذون حق المظلوم للضعيف من ا لقوي) اس قوم کو اللہ تعالیٰ کیسے پاکیزہ بنائے گا جو قوم ظالم سے مظلوم کا حق نہیں لیتی معلوم یہ ہوا کہ حقوق العباد کے بدلے کیلئے وہ دن ہے۔ ظالموں کے لئے وہ خطرناک دن ہے تو مظلوم کیلئے امید کا دن بھی وہی ہے۔اس لئے فرمایا(وديوان لا يترك) ایک ایسا دفتر ہوگا جس کو چھوڑا نہیں جائے گا، ہر مظلوم اپنے ظلم کو لے کر آئے گا۔

حقیقی مفلس

صحیح مسلم کی حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ مفلس کس کو کہتے ہو،عرض کیا،(من لا مال له) مفلس اس کو کہتے ہیں جس کے پاس کوئی مال نہ ہو۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شعر ہے

ألم تر أن الفقر يرجىٰ له الغنا

وأن الغنا يخشى عليه من الفقر

کہ مسکین وفقیر ومفلس ہمیشہ امید میں رہتا ہے کہ میں بھی کبھی مالا مال ہوجاؤں گا اور غنی ہمیشہ خطرہ میں رہتا ہے کہ میں کہیں مفلس نہ ہوجاؤں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، مال تو آنے جانے والی چیز ہے لہٰذا یہ کوئی بات نہیں بلکہ مفلس تو وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اس حال میں پہنچے گا کہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عبادات یعنی نمازیں، زکوٰۃ، روزے، صدقات وخیرات، حج وعمرے اور تلاوتوں کی نیکیاں ہوں گی لیکن (شتم هٰذا وضرب هٰذا) (صحیح مسلم) کسی کو گالیاں دی ہوں گی۔ کسی کو بے گناہ مارا ہوگا، کسی کو لوٹا ہوگا، کسی پر تہمت و بہتان لگایا ہوگا اور کسی کے ساتھ کوئی ظلم کیا ہوگا۔ ساری شکایتیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گی۔ اللہ رب العالمین یوں فیصلہ فرمائیں گے کہ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کی نیکیاں مدعی کے دعوے کے ساتھ وزن کرو جتنی نیکیاں اس دعوے کے ساتھ پوری ہوں وہ مدعی کو دے دو۔ چنانچہ اس کی نیکیاں تقسیم ہونے لگیں گی۔ اس کی نمازیں، روزے، زکوٰۃ ، صدقات وخیرات، حج وعمرے کی نیکیاں تقسیم ہوں گی۔ آخر میں فرشتے عرض کریں گے کہ اس کی ساری نیکیاں تقسیم ہوگئیں اور شکایتیں ابھی باقی ہیں۔ اندازہ کیجئے کہ اگر وہ دن ظالموں کیلئے دہشت ناک ہے تو مظلوموں کیلئے امید وسہارے کا دن ہے۔ فرشتے عرض کریں گے مولا! نیکیاں ساری ختم ہوگئیں، نمازیں بھی ختم ہوگئیں، روزے ختم ہوگئے، صدقات وخیرات، حج وعمرے، تلاوتیں سب ختم ہوگئیں موازنہ کر کے دے دی گئیں، لیکن شکایتیں اور مطالبے اب بھی باقی ہیں۔ اب جو حکم ہو؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اب مدعی کے گناہوں کا وزن کرو، اس کے دعوے کے مطابق اور جو گناہ اس کے دعوے کے مطابق ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کے حصے میں لگا دو فرمایا اب یہ فیصلہ ہونے لگے گا۔ مدعی کے گناہوں کا وزن ہونے لگے گا۔ جتنی شکایتیں ہوں گی اتنے گناہ اس کے حصے لگائے جائیں گے۔ پھر (فطرح فی النار) اس طرح وہ نمازیں، روزے حج وعمرے، صدقات و خیرات تلاوتیں کرنے والا، اتنی نیکیاں لانے والا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ یہ ہے وہ مفلس جس کے پاس کچھ نہیں رہا اس لئے فرمایا کہ مرنے سے پہلے حقوق ادا کردو فیصلے کا دن آنے سے پہلے حقوق ادا کردو۔ آپ نے اندازہ لگایا کہ اسلام میں حقوق العباد کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔

تیسرا دفتر: دیوان لا یعبأ جس کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ یعنی جس کو چاہے معاف کردے جس کو چاہے معاف نہ کرے بہر حال ان مختصر الفاظ سے یہ بات آپ پر اچھی طرح روشن ہوگئی کہ حقوق العباد کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

فسادات کا سبب

اکثر فسادات کا سبب بھی یہی ہے کہ ہم حقوق ادا نہیں کرتے۔ اب اس اجمال کے بعد میں تفصیلی عرض کروں گا۔ سب سے پہلے تو حق اللہ تعالیٰ کا ہے جو آپ اکثر سنتے رہتے ہیں (حق اللہ علی العباد أن یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا) اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ شرک کرنا اللہ تعالیٰ کا حق پامال کرنا ہے۔ اسی لئے فرمایا:

﴿إن الشرک لظلم عظیم﴾ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کا حق

اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد بندوں کے حق ہیں اور بندوں کے حقوق میں سب سے پہلا حق محمد ﷺ کا ہے اور ان کا حق کیا ہے، ان کی رسالت پر ایمان لانا تصدیق اور یقین رکھنا اور ان کی پیروی اور اطاعت کرنا، فرمایا

﴿وما أرسلنا من رسول إلا لیطاع بإذن الله﴾ (سورۃ النساء ٦٤)

ہم نے رسول ﷺ کو اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم کے ساتھ اس کی اطاعت اور تابعداری کی جائے۔ یہ ہے پیغمبر ﷺ کا حق ہم پورا مہینہ میلاد کے نام پر دیگیں پکاتے رہیں یا اور کئی کام کرتے رہیں۔ واللہ! رسول اللہ ﷺ کا حق ادا نہیں ہوگا۔ جب تک ان کی پیروی نہ کریں، جب تک ان کی سنت کے ساتھ تمسک نہ کریں۔ جب تک ان کی اطاعت نہ کریں۔ یہ انکا حق ہے نام سن کر انگوٹھا چومنا یہ کوئی حق نہیں ہے یہ اللہ نے ہم پر حق نہیں رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ حق رکھا ہے کہ ان کا حکم سن کر مان لو:

﴿یأیها الذین آمنوا أطیعوا الله ورسوله ولا تولوا عنه وأنتم تسمعون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون﴾ (سورة الأنفال ۲۱.۲۰)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو تمہیں حکم ملے اس کو سن لو۔ ان کی طرح نہ بنو جو کہتے ہیں کہ ہم سنتے ہیں لیکن حقیقت میں نہیں سنتے، کیونکہ اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اس کے مطابق چلتے نہیں اس حکم کی تعمیل نہیں کرتے لہٰذا ان کی طرح نہ بنو مومنین کا یہی کام ہے کہ وہ سن کر اطاعت کرتے ہیں' فرمایا

﴿إنما کان قول المؤمنین إذا دعوا إلی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم أن یقولوا سمعنا وأطعنا﴾ (سورة النور ۵۱)

ہم نے سن لیا اور مان لیا یہ ہے مسلمان کا جواب یہ حق رسول اللہ ﷺ کا ﴿وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا﴾ (سورة الحشر ۷) جو چیز تم کو رسول اللہ ﷺ دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔ نبی ﷺ کی حدیث ہے امام طبرانی ومسند شامیین کے اندر صحیح سند سے حدیث لائے ہیں۔ معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں فرماتے ہیں:

(السامع المطیع لا حجة علیه والسامع العاصی لا حجة له)

فرمایا کہ ہمارا حکم سننے والوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جو سن کر اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس حکم کے مطابق چلتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو سن کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی کرتے ہیں اللہ کے سامنے قیامت میں انصاف کا فیصلہ ہوگا، عدل کا فیصلہ ہوگا کوئی ظلم نہیں ہوگا فرمایا کہ: دلیل اور ثبوت کے بغیر نہ کوئی پکڑا جائے گا نہ کوئی نجات پا سکتا ہے نجات پائے گا تو ثبوت کے ساتھ اور اگر کوئی پکڑا جائے گا تو وہ بھی دلیل اور ثبوت کے ساتھ حجت کے ساتھ فرمایا: جو ہماری بات سن کر تابعداری کرتا ہے اس پر کوئی حجت قائم نہیں ہوگی کوئی مقدمہ اس پر قائم نہیں ہوسکتا اور جو سن کر نافرمانی کرتا ہے اس کے بچاؤ کیلئے کوئی حجت نہیں کوئی دلیل نہیں ہوگی تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد رسول اللہ ﷺ کا دوسرا حق ہے اور وہ حق تابعداری ہے اطاعت ہے یہ مسئلہ آپ اکثر سنتے رہتے ہیں میں اس کو طول نہیں دینا چاہتا اس کے بعد سب سے پہلے جو حق ہے وہ ماں باپ کا ہے لیکن اس کی تفصیل سے پہلے آپ ایک اجمالی چیز سن لیں۔

دین خیر خواہی کا نام ہے

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے (إنما الدين النصيحة) کہ دین صرف خیر خواہی کرنا ہے، بھلائی کرنے کا نام دین ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: لمن يا رسول الله ﷺ؟ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کس کے لئے ہے؟ تو فرمایا: (لله ولرسوله) اور ایک روایت میں ہے: (ولكتابه ولأئمة المسلمين وعامتهم) (صحیح مسلم) فرمایا: اللہ کے ساتھ خیر خواہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ خیر خواہی کرنا' اور اللہ کی کتاب کے ساتھ خیر خواہی کرنا' جتنے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امراء ہیں ان کی خیر خواہی کرنا' اس کے دین کی خدمت کرنا' اس کی کتاب کو پڑھنا پڑھانا عمل کرنا اور دنیا تک پہنچانا' نبی ﷺ کی خیر خواہی یہ ہے کہ: ان کی سنت کی حمایت کرنا' ان کے طریقے کے نفاذ کی کوشش کرنا اور بدعت کی بجائے سنت کی طرف توجہ دینا' اور امراء کی خیر خواہی یہ ہے کہ: ان کو حق بتایا جائے' بغاوت نہ کی جائے' عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ: ان کے حقوق کا خیال کیا جائے' کسی کا حق غصب نہ ہونے پائے اور نہ ہونے دے۔ مسلمان کی ہر حالت میں مدد کرے جیسا کہ فرمایا: (انصر أخاک ظالما أو مظلوما) (مشکوۃ ۴۲۲) تمہارا فرض ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو چاہئے وہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مظلوم کی مدد کرنا تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس کو ظلم سے روکنا' ظلم سے باز رکھنا' اس کو سمجھانا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ جائے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے تو یہ عامۃ الناس کی خیر خواہی کے اصول کے تحت آتے ہیں۔

حقوق الوالدین

رسول اللہ ﷺ کے حقوق کے بعد ماں باپ کا حق اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
ماں باپ کے حقوق کو اسلام نے بہت بڑی حیثیت دی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے توحید کا ذکر کیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کی اطاعت کا بھی ذکر کیا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿وقضیٰ ربک أن لا تعبدوا إلا إیاہ وبالوالدین إحسانا﴾ (سورة بنی إسرائیل)

سورة بنی اسرائیل کے تیسرے رکوع میں فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی داتا اور دستگیر نہیں اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکیاں کرتے رہو، توحید کے بعد ماں باپ کی اطاعت اور نیکیاں کرنے کا حکم ملا ہے اور جہاں حرام کاموں کا ذکر کیا وہاں سب سے پہلے جس چیز کا ذکر کیا وہ شرک ہے اور دوسرے نمبر پر ماں باپ کی نافرمانی کو شمار کیا، جیسے سورة انعام کے انیسویں رکوع میں فرمایا:

﴿قل تعالوا أتل ما حرم ربکم علیکم أن لا تشرکوا به شیئا وبالوالدین إحسانا﴾ (سورة الأنعام ۱۵۱) تم ان کو کہو کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو اللہ نے تم پر حرام کیا ان میں سب سے بڑا حرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ، دوسرے نمبر پر حرام یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ برائی کرو۔ان کے ساتھ برا سلوک نہ کرو بے ادبی نہ کرو ان کی نافرمانی نہ کرو اگر نافرمانی کروگے تو یہ بھی حرام کام ہے۔شرک کے بعد دوسرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر اس کو دیا ہے اور قوموں سے میثاق لیا وعدہ لیا عہد لیا تو وہاں بھی اپنی بندگی کے ساتھ پہلے ماں باپ کا ذکر کیا:

﴿وإذ أخذنا ميثاق بني إسرائيل لا تعبدون إلا الله وبالوالدين إحسانا﴾(سورة البقرة) سورۃ بقرۃ کے دسویں رکوع میں فرمایا: کہ ہم نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا۔ میثاق کہتے ہیں پختہ عہد کو، ایسا عہد جس میں قسم ہو یعنی حلفیہ وعدہ لیا ان سے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا دوسرا یہ کہ ماں باپ کے ساتھ نیکیاں کرنا، الغرض اپنی توحید کے ساتھ اور شرک کی تردید کے ساتھ ماں باپ کی خدمت کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ اگر ماں باپ خلاف شرع حکم دیں شرک پر مجبور کریں گناہ کے لئے مجبور کریں تو اس وقت بھی سمجھایا کہ ان کی اطاعت اس بری بات میں نہ کرو لیکن یہ نہ ہو کہ تم ان کی خدمت میں کمی کردو، ان کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔ فرمایا دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک سلوک نہ چھوڑو فرمایا:

﴿وصاحبهما في الدنيا معروفا﴾ دین کی باتوں میں کفر وشرک اور خلاف شرع احکامات میں ان کا کہنا نہ مانو لیکن دنیاوی معاملات میں تم ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرتے رہو۔ اب آپ سوچئے کیا اس حق کو ہم استعمال کرتے ہیں یقیناً جواب نہیں میں ملے گا جب جواب نفی میں ملے گا تو اب بتاؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
اس نافرمانی اور اس حق کو پامال کرنے سے تم اپنی اولاد کو کیسے فرمانبردار پاؤ گے یہ تو بدلے کا بدلہ ہے پھر جیسا اولاد دیکھتی ہے ویسا ہی کرے گی۔

فساد کے اسباب

پھر حقوق العباد ادا نہ کرنے پر فساد پھیلتا ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ امن وسلامتی اور اتفاق واتحاد میں اس چیز کو بہت بڑا دخل ہے کہ ہم حقوق العباد کا خیال رکھیں ویسے احادیث تو بہت ہیں۔ آپ ہمیشہ علماء سے سنتے رہتے ہیں کہ ماں باپ کی رضا میں اللہ کی رضا ہے ماں باپ کا ناراض ہونا اللہ کا ناراض ہونا ہے اس لئے انسان کو ہر حالت میں ان کے حقوق کو ادا کرنا چاہئے' اس کے بعد میاں بیوی کے حقوق ہیں' ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ان حقوق میں بالکل پیچھے ہیں جہاں اسلام نے عورتوں پر مردوں کے حقوق رکھے ہیں وہاں مردوں کے بھی عورتوں پر حقوق ہیں:

﴿ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة﴾

(البقرة ۲۲۸) فرمایا ہم نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی کیونکہ ان کی قوت ان کی مثال ان کی طبیعت ان کی ساخت وہ چاہتی ہے کہ وہ بالا ہو۔ وہ صنف اس قسم کی ہے عورت جس قسم کی صنف ہے وہ حاکم ہونے کی اہل نہیں یہ بات اور ہے لیکن حقوق دونوں کے ہم نے رکھے ہیں نہ عورتوں کو نافرمانی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت ہے نہ مردوں کو زیادتی کی اجازت ہے سمجھایا صاف لفظوں میں ﴿فإمساك بمعروف أو تسريح بإحسان﴾ (البقرة ۲۲۹) اگر رکھنا ہے بیوی کو تو بھلائی کے ساتھ نیکی کے ساتھ عزت کے ساتھ نان نفقہ وغیرہ ضروریات کے ساتھ اور اگر نہیں رکھنا ہے تو پھر ﴿تسريح بإحسان﴾ اگر چھوڑنا ہے تو بھی عزت کے ساتھ گھر پہنچاؤ حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا:

﴿لا جناح عليكم إن طلقتم النساء ما لم تمسوهن أو تفرضوا لهن فريضة ومتعوهن على الموسع قدره وعلى المقتر قدره متاعا بالمعروف حقا على المحسنين﴾ (البقرة ۲۳۶)

اگر تم نے کسی مجبوری کی بناء پر جس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح ہوا ہے تمہاری ان کے ساتھ خلوتِ صحیحہ نہیں ہوئی حقوق زوجیت ادا نہیں ہوئے تم نے مہر بھی مقرر نہیں کیا اس سے پہلے تم نے اس کو چھوڑ دیا پھر بھی جو کچھ تم سے ہو سکے اپنے حال کے موافق یعنی امیر اپنی حیثیت کے موافق اور غریب اپنی بساط کے موافق کچھ نہ کچھ اسے دے دیا کرو۔ فرمایا:

﴿حقا على المحسنين﴾ جو نیکوکار ہیں بھلائی پر چلنے والے ہیں ان پر اللہ نے یہ حق رکھا ہے یہ بھی حقوق العباد میں داخل ہے لیکن یہاں کیا حال ہے، قطعاً مہر ہی نہیں دیتے۔ شادی ہو جاتی ہے، بچے ہو جاتے ہیں، لکھواتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تین یا چار لاکھ، دیتے کچھ نہیں، یہ عورتوں کے ساتھ اس کے رشتے داروں کے ساتھ دھوکہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی دھوکہ اس کے دین میں دھوکہ ہو رہا ہے ورنہ یہ عورت کا حق ہے اسی طرح عورت پر بھی اللہ تعالیٰ نے حق رکھا ہے اور عورت کیلئے حکم فرمایا رکھنا ہے تو احسان سے رکھو چھوڑنا ہے تو بھلائی سے چھوڑو فرمایا ﴿ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا﴾ (البقرة ۲۳۱) ظلم کے ساتھ روک کر نہ رکھنا اس کی تم کو اجازت نہیں ہے۔

﴿ومن یفعل ذلک فقد ظلم نفسه﴾ اگر ایسا کرو گے تو تم اپنی جانوں پر ظلم کرو گے اپنے اوپر ظلم کرو گے عورتوں کو بھی سمجھایا کہ تم پر بھی حق ہے

﴿فالصالحات قانتات حافظات للغیب بما حفظ الله﴾ (النساء ۳۴)

ان کی شان یہ ہے کہ وہ صالح بن کر رہیں اور اللہ اور خاوند کے حکم کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور غائبانہ اس کے بستر کی حفاظت کریں یہ ان پر حقوق ہیں جو اللہ نے عورتوں پر رکھے ہیں۔ جب عورتوں نے یہ حقوق جو ان پر تھے ادا کر دیئے تو دین ودنیا میں ان کی کامیابی ہے نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:(أیما امرأة صلت خمسها وصامت شهرها وأطاعت زوجها فلتدخل من أی باب من أبواب الجنة شاء ت) (مسند أحمد) جو عورت تین کام کرتی ہے۔ پانچ وقت کی نماز رمضان کے روزے اور اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے، اس کو خوش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتی ہے تو قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے رہیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے گی تو معلوم ہوا کہ دونوں کے حقوق ہیں۔

رشتہ داروں کے حقوق

اب آیئے اس کے بعد برادری کے حقوق ایک دوسرے کے حقوق، مسلمانوں کے آپس کے حقوق کے بارے میں اسلام نے دو طرح سمجھایا ہے۔ بعض بڑے ہیں بعض چھوٹے ہیں مثال کے طور پر چچا تایا، پھوپھا بھتیجا اور بھانجا ہے، باپ اور بیٹا ماں' بیٹی استاد' شاگرد حاکم اور رعیت یعنی ہر لحاظ سے ہم میں بڑائی بھی ہے چھوٹائی بھی ہے۔ عمر کے لحاظ سے، علم کے لحاظ سے، شان وشوکت کے لحاظ سے ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے بڑائی بھی دی ہے اور چھوٹائی بھی۔ لیکن اللہ نے دونوں کو سمجھایا ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بڑے کو چاہئے کہ اپنے چھوٹے پر رحم کرے اس کیلئے مہربان رہے۔ ماں باپ اولاد کیلئے' استاد شاگردوں کیلئے' حاکم رعیت' کیلئے ایک جملہ میں سب کو سمجھا دیا (**لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا**) (مشکوۃ ۴۲۳) فرمایا ہماری جماعت کا ایک نظام ہے ایک طریقہ ہے۔ ہماری جماعت کی ایک سنت ہے۔ ہم میں بڑے بھی ہیں اور چھوٹے بھی۔ ہم بڑوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت کرتے ہیں چھوٹوں پر رحم کرتے ہیں جو اس طریقے کے مطابق نہیں چلتا وہ ہماری جماعت سے نہیں ہے۔ جو ہمارے نظام کے مطابق نہیں چلتا وہ ہماری جماعت سے نہیں ہے۔

اعضاء کے حقوق

اس کے بعد آئیں حقوق کی شکل کی طرف، سب سے پہلا حق ہے زبان پر، زبان کی پابندی کا ہم پر حق ہے کہ لوگوں سے بہتر اور میٹھی زبان سے بات کریں۔ ان سے اچھی گفتگو کریں ایسی بات یا گفتگو نہ کریں جس سے وہ متنفر ہوں۔ ایسی زبان نہ استعمال کریں کہ خواہ مخواہ لوگ غصے ہوں۔

﴿وقل لعبادی یقول التی هی أحسن إن الشیطان ینزغ بینهم إن الشیطان کان للإنسان عدوا مبینا﴾ سورۃ بنی اسرائیل کے چھٹے رکوع میں فرمایا اے محمد ﷺ میرے بندوں کو سمجھا دو کہ منہ سے وہ بات نکالیں جو اچھی ہو، بری بات زبان سے نہ نکالیں، یعنی بد فال، بد گوئی، تہمت، بے جا الزام اور لعنت یہ ساری باتیں بری ہیں ان کو چاہیئے کہ اچھی بات کریں کیونکہ شیطان موقع کی تاک میں ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ یہ کوئی ایسی بات منہ سے نکالیں اور میں جھگڑا کرادوں آپس میں لڑادوں، انتشار پیدا کروادوں کئی بار دیکھا ہے۔ کئی جھگڑے ہوئے قتل ہوئے مقدمے ہوئے جب اس کی تحقیق کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو معلوم ہوا کہ فلاں نے فلاں کو گالی دی تھی۔ ہزاروں واقعات ایسے ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے یہ حق ہے تم پر کہ کسی کے ساتھ برے الفاظ میں گفتگو نہ کرو

﴿وقولوا للناس حسنا﴾ (البقرة ۸۳) لوگوں کے ساتھ اچھی گفتگو کرو ۔کیونکہ اس طرح فتنے سے بچو گے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لعن الله من لعن والديه) ایک روایت میں ہے(من يسب والديه) جو اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا حضرت یہ کیسے ہو سکتا ہے، کون ایسا بد بخت ہوگا جو اپنے ماں باپ کو گالیاں دے گا لعنت کرے گا۔ کیا ہمارے یہاں ایسے لوگ نہیں ہیں جو ماں باپ کو قتل کر رہے ہیں ، گالیاں دیتے ہیں ہر قسم کا برا سلوک کر رہے ہیں کوئی احترام نہیں، کوئی عزت نہیں وہ تو رسول اللہ ﷺ کی جماعت تھی۔ دنیا کیلئے مثالی جماعت تھی جن کا ایمان مثالی ایمان تھا

﴿فإن آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا﴾ (البقرة ۱۳۷) ان کے ایمان کو اللہ تعالیٰ ہدایت والا ایمان کہتا ہے تو ان کے سامنے بڑے تعجب کی بات تھی کہ کوئی مسلمان اپنے ماں باپ کو گالیاں بھی دے سکتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا بات یہ ہے : (يلعن أبا الرجل فيلعن آباه ويلعن أمه فيلعن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أمه) جو کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دے گا یا اس کو لعنت کرے گا وہ اس کے ماں یا باپ کو لعنت کرے گا تو یہ سبب کون بنا؟ کس نے گالیاں دلوائیں؟ جس نے پہلے گالیاں دیں، تو اسی لئے یہ حقوق میں داخل ہے کہ اپنی زبان کا غلط استعمال نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی دیکھئے۔ کبھی آپ ﷺ کی زبان سے کوئی برا لفظ نہیں نکلا۔ اور فرمایا مومن بدزبان اور بدگو نہیں ہوتا۔ اسی طرح قرآن نے ساری باتوں سے روکا ہے کہ ایسی بات زبان سے نہ نکالو جس سے کسی کی تذلیل وتحقیر ہو، بے عزتی ہوتی ہو اس کی عزت پر حرف آتا ہو

﴿یأیھا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی أن یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی أن یکن خیرا منھن﴾ الحجرات ۱۱) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو کوئی قوم دوسرے قوم سے مذاق نہ کرے اس کو حقیر نہ جانے ایسی گفتگو نہ کرے جس سے اس کی تذلیل ہو اور نہ عورتیں عورتوں کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کریں کیا خبر تم جن کو حقیر سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اعلیٰ ہوں لہٰذا کوئی آدمی کسی آدمی سے اور کوئی قوم کسی قوم سے ایسی گفتگو نہ کرے جس سے ان کی دل آزاری ہو۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایک قوم کو حقیر جاننے کے سبب ہم میں قومیت آگئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصبیت کی خرابیاں

آج ملک صوبائیت کا شکار ہے' یہ قومیت کی بیماری، عصبیت کی بیماری ہمارے اندر کیوں در آئی۔ یہ صرف حقوق نہ ادا کرنے کے سبب۔ ہم اکثریت میں ہیں' ہم بڑی قوم کے ہیں' وہ نیچ قوم کے ہیں' اگر ان کا حق پامال کردیا تو کوئی بات نہیں' یہ حقیقت میں یہودیوں کا طریقہ تھا' کہ جب ان کا کوئی بڑا آدمی' بڑے باپ کا بیٹا' یا قوم کا بڑا کوئی جرم کرتا تو اس کو سزا نہیں دی جاتی اور اگر غریب آدمی کوئی جرم کرتا تو مقدمہ قائم ہوجاتا۔ یہ یہودیوں کا طریقہ تھا جس نے فتنہ برپا کر رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے خاندان کا بھی آدمی جرم کرے گا تو اس کو سزا دی جائے گی۔ عصبیت اور قومیت کو اسلام نے ختم کردیا فرمایا (**ليس منا من مات على العصبية ليس منا من دعا إلى العصبية**) (ابو داؤد ۴۱۸ بحواله مشكوة) جو عصبیت کے خیال پر مرگیا وہ ہماری جماعت سے نہیں۔ ہمارا ایک نظام ہے اس میں نہ تو قومیت ہے اور نہ عصبیت ہے کیونکہ عصبیت اور قومیت سے کئی حقوق پامال ہوتے ہیں' جس قوم کو کمزور سمجھتے ہیں اس کے حقوق کا کوئی خیال نہیں کرتے اور جس قوم کو بڑا سمجھتے ہیں اس کے حقوق کا خیال کرتے ہیں' اور اگر عمر میں بڑا ہو' تقویٰ میں زیادہ لیکن چھوٹی قوم کا ہو اس کی عزت نہیں کرتے' اس کے حق کا خیال نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے' اس کا احترام نہیں کرتے۔ اس پر کوئی رحم نہیں کرتے، شفقت نہیں کرتے' لیکن اگر بڑی قوم کا ہے عمر میں بڑا ہے تو بڑا احترام کرتے ہیں۔ اگر چھوٹا ہے تو بہت محبت وشفقت کرتے ہیں تو یہ سب کیا ہے؟ یہ حقوق پر ڈاکہ کس چیز نے ڈالا؟ یہی قومیت اور عصبیت ہے۔ اسلام نے فرمایا: کہ قومیت اور عصبیت ہمارے اندر نہیں۔ اسلام نے فرمایا تم سب بھائی ہو۔ ایک جوڑے کی اولاد ہو لہٰذا تم ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھو۔

﴿یأیها الناس إنا خلقناکم من ذکر وأنثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا إن أکرمکم عند الله أتقاکم إن الله علیم خبیر﴾ (الحجرات ۱۳) فرمایا اے لوگو! تمہارے اندر عصبیت کی کوئی گنجائش نہیں قومیت کی کوئی گنجائش نہیں تم کو ہم نے ایک جوڑے سے ایک ماں باپ سے پیدا کیا

﴿یأیها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء﴾ (النساء ۱) ایک جوڑے سے تم کو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کلکم من آدم وآدم من تراب) تم فخر کیا کرتے ہو سارے ایک آدم کی اولاد ہو اور آدم کو مٹی سے بنایا۔ تم سارے مٹی کی پیداوار ہو تو فرمایا: اے لوگو تم کو ہم نے ایک جوڑے سے پیدا کیا ہے۔ لیکن اس لئے نہیں بنایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لیتافاضلوا لیتافاخروا) تم ایک دوسرے سے اپنے آپ کو افضل سمجھو ایک دوسرے پر فخر کرو نہیں (لیتعارفوا) بلکہ ایک دوسرے کو پہچانو یہ کوئی تکریم نہیں جس کو تم بڑائی سمجھتے ہو، یہ کوئی بڑائی نہیں'

(لا فضل لأحمر على أسود ولا لأسود على أحمر ولا لعربي على عجمي ولا لعجمي على عربي) کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر بلکہ ﴿إن أكرمكم عند الله أتقاكم﴾ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معیار ہے تقویٰ' پرہیز گاری' جو ظلم سے بچے' شرک سے بچے' بے اعتدالی سے بچے' برائی سے بچے' کسی کے حقوق پامال کرنے سے بچے' انصاف اور عدل سے کام لے' جو آدمی ان کاموں میں سب سے زیادہ ہوگا' وہ اتنا ہی زیادہ ہمارے قریب ہوگا' اتنا ہی ہمارے نزدیک عزت والا ہوگا۔ ہمارے ہاں تکریم اس لحاظ سے ہوگی۔ دنیا کے لحاظ سے ہم عزت پالیتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک عزت تقویٰ ہے' عزت کا معیار پرہیز گاری ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک تکریم کا معیار تقویٰ ہے' تقویٰ کا معنی ہے بچنا' کس چیز سے بچنا؟ ہر اس چیز سے بچنا جس سے اسلام نے منع کیا ہے' شرک سے' بدعت سے' حرام کھانے سے' بچنا ایک دوسرے کے حقوق پامال کرنے سے' بچنا (إن أربى الربا ...... في عرض) (مسلم) فرمایا اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑا ظلم کیا ہوگا جو کسی مسلم کی عزت پر ہاتھ ڈالا جائے، کسی مسلمان کی عزت کی طرف ہاتھ بڑھایا جائے

(کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه) (مسلم بحوالہ مشکوۃ ۴۲۲) مسلمان پورے کا پورا دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے، اس کا مال حرام ہے اس کی عزت حرام ہے، کسی چیز کو ہاتھ مت لگاؤ' کسی چیز کے قریب مت جاؤ، یہ حقوق العباد ہے۔

یتامیٰ اور مساکین کے حقوق

آیئے اب یتیموں کا مسئلہ دیکھیئے، ورثاء یتیموں کے حقوق کھا جاتے ہیں' ورثے کھا جاتے ہیں 'یتیم لڑکوں' لڑکیوں کو ان کا حق نہیں دیا جارہا' یہ حقوق العباد کھانے والے پھر خود ایسی مصیبتوں کا شکار ہوتے ہیں۔ دوسروں کو نقصان دیتے ہیں۔ خود نقصان اٹھاتے ہیں خود اللہ ان کو پکڑتا ہے۔ رزق کی تنگی آتی ہے، جو دوسروں پر تنگی کرتے ہیں خود اللہ کی طرف سے ان پر تنگی آتی ہے' فرمایا:﴿وأما إذا ما ابتلاہ فقدر علیه رزقه فیقول ربی أھانن کلا﴾ الفجر ۱۶ فرمایا جب ہم امتحان لیتے ہیں کسی ابتلاء میں ڈالتے ہیں اس کے رزق کو تنگ کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو ذلیل کیا فرمایا﴿کلا﴾ ہرگز نہیں کچھ اپنا بھی محاسبہ کرو بل بلکہ بات کیا ہے؟﴿لا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکرمون الیتمیم﴾ تم یتیم کی تعظیم نہیں کرتے ہو' جبکہ یتیم کا حق سب سے زیادہ ہے۔ اگر کسی بچے کے ماں باپ ہوں کوئی بچے کے ساتھ ظلم کرے تو وہ ماں باپ سے کہہ سکتا ہے لیکن یتیم بے چارہ کس سے کہے اس لئے بہت بڑا حق ہے اسی لئے فرمایا

﴿إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما إنما يأكلون في بطونهم نارا وسيصلون سعيرا﴾ سورۃ نساء کے پہلے رکوع پر فرمایا: جو لوگ ناحق تییموں کا مال کھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتے ہیں اور جائیں گے بھی جہنم میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کہتے ہو اللہ نے رزق تنگ کیا ہے ﴿ربي أهانن﴾ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا ہے بلکہ تو اپنا حال دیکھ کیا تو یتیم کی عزت کرتا ہے، یتیم یعنی جس کی کوئی راہ نہیں بے کس انسان پر تمہیں کبھی رحم آیا۔

﴿ولا تحاضون على طعام المسكين﴾ (الفجر ۱۸) کسی مسکین کو کھلانے کیلئے تمہارے دل میں کوئی تڑپ ہے؟ کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے حق رکھا ہے

﴿حق معلوم للسائل والمحروم﴾ (المعارج ۲۴.۲۵) صرف زکوٰۃ نہیں بلکہ تمہارے مال میں بھی اللہ تعالیٰ نے حق رکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائل کے حقوق

ایک سائل جو واقعی تکلیف میں آگیا ہے مصیبت زدہ ہے تمہارے سامنے اپنا حال بیان کرتا ہے۔ تمہارے مال میں اللہ تعالیٰ نے حق رکھا ہے اس کے لئے بھی، اور وہ ہے جو اپنے حق سے محروم کیا گیا ہے، جیسے یتیم ہے، مظلوم ہے، اور کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں، ان سب کا اللہ نے تمہارے مال میں حق رکھا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں اللہ نے یہ حق رکھا ہے، تم یہ حق پامال کرتے ہو۔ یتیموں کی عزت نہیں کرتے، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے پھر کہتے ہو اللہ نے میرے ساتھ یہ کیا ہے اور پھر یہاں تک نہیں ﴿وتأكلون التراث أكلا لما و تحبون المال حبا جما﴾ (الفجر ۱۹) تمہارے اندر مال کی اتنی محبت ہے کہ حرام کھانے سے بھی باز نہیں آتے بے گناہ یتیموں کا مال بھی کھا جاتے ہو ان کا ورثہ بھی کھا جاتے ہو۔ یتیموں کا مال کھانے والوں کیلئے اللہ کا عذاب ہوتا ہے اور جو دوسروں کا روزگار تنگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی معیشت تنگ کرتا ہے یہ اللہ کا نظام ہے اللہ نے یہ نظام بنایا ہے کہ ہر ایک کو اس کا حق دے دو۔

﴿إن الله أعطى كل ذي حق حقه﴾ اللہ تعالیٰ نے تمام کا حق دلایا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سب کا حق ادا کردو۔

امانت کی ادائیگی کا حق

﴿إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها﴾ (النساء ۵)

ہر حقدار کو اس کا حق پہنچادو، یہ اللہ تعالیٰ نے تم پر بھی حق رکھا ہے لیکن تم یہ حق نہیں مانتے تو تمہارے پاس اس کی گرفت آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس نظام کی تابعداری نہیں کرو گے تو تمہارا روز گار بھی تنگ ہوگا۔

﴿ومن أعرض عن ذكري فإن له معيشة ضنكا﴾ (طه ۱۲۳)

ہمارے نظام کے خلاف چلو گے تو ہم تمہاری زندگی تنگ کردیں گے، تمہاری معیشت کو، تمہارے روزگار کو تنگ کردیں گے۔ تو بھائیو! حقوق العباد کی میں یہ مثالیں پیش کررہا ہوں تو اس طرح پہلے اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ زبان کا غلط استعمال مت کرو اور مسلمانوں کے مال اور خون سے بچو! یہ تم پر حرام کیا ہے' آج ہمارے ہاں نہ تو مال محفوظ ہے نہ جان' نہ خون محفوظ ہے، نہ عزت محفوظ ہے۔ یاد رکھو اگر دوسروں کی عزت تم اپنے لئے حلال سمجھو گے تو تمہارا مال اور عزت بھی دوسروں پر حلال ہوگی۔ تم چھوڑ کر چلے جاؤ گے دوسرے وارث بنیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعونیوں کی مثال

فرعونیوں نے دوسری قوموں کو ذلیل کیا ان کی عزتوں کو پامال کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا کیا ان کو ہلاک کر دیا۔ ایسا ہلاک کیا، ایسا برباد کیا:

﴿فما بكت عليهم السماء والأرض وما كانوا منظرين﴾

(الدخان ۲۹) آسمان اور زمیں میں ان کے پیچھے کوئی مرثیہ پڑھنے والا نہیں تھا اور ان کے ورثے کے مالک کون بنے۔

﴿وأورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون مشارق الأرض ومغاربها التي باركنا فيها وتمت كلمة ربك الحسنى على بني إسرائيل بما صبروا ودمرنا ما كان يصنع فرعون وقومه وما كانوا يعر شو ن﴾

(الأعراف ۱۳۷) وہی مسکین، وہی غریب، وہی کمزور جن کو ہر جگہ ذلت حاصل تھی جہاں جائیں پوری زمین جو کہ اللہ کی نعمتوں سے بھری پڑی تھی اس بھری دنیا میں جہاں جاتے ذلت ملتی تھی۔ بنی اسرائیل اس وقت پوری دنیا میں ذلت و پستی کا شکار تھی جہاں جاتے تھے مار کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی قوم کو زمین کا وارث بنایا اور فرعون کی حیلہ، مکاری اس کی طاقت کو درہم برہم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے سب کچھ کرسکتا ہے۔ لہٰذا حقوق العباد میں اتحاد و اتفاق کو بڑا دخل ہے اس کو معمولی نہ سمجھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعیب علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا سبب

شعیب علیہ السلام کی قوم کیوں تباہ ہوئی، ناپ تول میں دھوکہ کرتے تھے لوگوں کے حقوق پامال کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے انہیں سمجھایا ﴿ولا تبخسوا الناس أشياء هم ﴾(الأعراف ٨٥) لوگوں کے حقوق پامال نہ کرو۔ ان کے جو حق ہیں وہ پورے ان کو دے دو:

﴿بقية الله خير لكم إن كنتم مؤمنين ﴾(هود ٨٦) اگر تم میری بات مانو تو جو تمہارا اپنا حق ہے وہ تمہارے لئے کافی ہے لیکن انہوں نے نہیں مانا نتیجہ کیا ہوا وہ قوم تباہ ہوگئی۔ کوئی انہیں بچا نہیں سکا۔ دولت ان کو بچا نہیں سکی۔ حالانکہ وہ شعیب علیہ السلام کو کمزور سمجھتے تھے اپنے آپ کو مضبوط سمجھتے تھے۔

﴿قالوا يا شعيب ما نفقه كثيرا مما تقول وإنا لنراك فينا ضعيفا﴾(هود ٩١) اے شعیب علیہ السلام! تم کمزور ہو، تم میں طاقت کیا ہے جو ہم کو ڈراتے ہو تمہارے پاس کیا قوت ہے

﴿ولولا رهطك لرجمناك﴾ چند تیرے بھائی ہیں اور کچھ ہماری قوم کے آدمی ہیں تیرے پیچھے، نہیں تو ہم تجھ کو کبھی کا یہاں سے نکال دیتے۔ لیکن وہ قوم تباہ ہوگئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہود علیہ السلام کی قوم کی مثال

ہود علیہ السلام کی قوم وہ زمین پر ناجائز قبضہ کرتے تو حقوق کا خیال نہیں کرتے تھے کیونکہ قرآن بتلاتا ہے:

﴿وإن كثيرا من الخلطاء ليبغي بعضهم على بعض إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل ماهم﴾ (ص ۲۴) فرمایا اکثر جو حصے دار ہیں آپس میں شریک ہیں چاہے زمین میں ہو چاہے تجارت میں ہوں وہ آپس میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرتے ہیں ایک دوسرے کو دباتے ہیں اس کا حصہ اور شیئر چھین کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ اکثر یہی کرتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایمان دیا ہے وہ چند لوگ ہیں جو عمل صالح کرتے ہیں ورنہ اکثر ایسا ہی کرتے ہیں تو وہ لوگ زمین پر ناجائز قبضہ کرتے تھے حالانکہ اسلام نے منع کیا ہے (من أخذ شبرا من الأرض ظلما فإنه يطوقه يوم القيامة من سبع أرضين) (متفق علیہ بحوالہ مشکوۃ ۲۵۴) فرمایا جو کسی کی زمین پر بغیر حق کے ایک بالشت زمین پر قبضہ کرتا ہے تو ایسی سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ ہود علیہ السلام کی قوم یہ کام کرتی تھی ان کو اپنی طاقت پر ناز تھا۔ اپنے مرنے کا کوئی خوف نہیں تھا۔ جب ان کو ڈرایا تو کہنے لگے

﴿من أشد منا قوة﴾ ہم سے قوی کون ہے جو ہم کو عذاب کرے گا لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ تعالیٰ کی گرفت آئی تو سارا معاملہ ختم ہوگیا۔

صالح علیہ السلام کی قوم

وہ بھی پانی کے حساب سے اپنے آپ کو بے حساب سمجھتے تھے کسی دوسرے کو حصہ نہیں دیتے تھے دوسروں کے حصے کو پامال کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب کیا وہ فنا ہوگئے تو یہ ساری چیزیں ہم میں موجود ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے پر ہم تلے ہوئے ہیں۔

مومن کی شان

لیکن اسلام ہم کو سمجھاتا ہے کہ تم کسی مسلمان کے مال، اس کی عزت اور جان کی طرف ہاتھ نہ بڑھاؤ۔ اپنی خیر مانگتے ہو تو دوسرے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہو، یہ ہے مومن کی شان

(لا یؤمن أحدکم حتی یحب لأخیه ما یحب لنفسه) (متفق علیه) یہ ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک دوسرے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ اب ذرا غور کریں۔ ہم یہ پسند کریں گے کہ کوئی ہمارا مال لوٹ لے، ہماری غیبت کرے۔ ہم پر الزام یا بہتان لگائے یا ہماری چوری کرے ہم یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کریں گے؟ کبھی نہیں۔ پھر دوسرے کیلئے کیسے قبول کرتے ہیں۔ مسند احمد کے اندر یہ واقعہ موجود ہے، ایک شخص نے نبی ﷺ سے یہ اجازت مانگی کہ مجھے زنا کی اجازت دی جائے، کتنا اہم سوال ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم ناراض ہو گئے کہ یہ کیا سوال کر رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو۔ پھر اس سے کہا دیکھو، کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری بہن زنا کرے۔ کہا نہیں، فرمایا تیری بیٹی، تیری ماں، تیری بیوی؟ کہا نہیں تو پھر تم جس سے زنا کرو گے وہ کسی کی بیٹی ہوگی، کسی کی بہن ہوگی یا کسی کی ماں ہوگی یا کسی کی بیوی ہوگی۔ بس اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دی ایسی توبہ کی کہ زندگی بھر کسی غیر عورت کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ تو یہ ہے اصل بات، انسان خود سوچے کہ جو چیز میں اپنے لئے حق سمجھتا ہوں دوسرے کیلئے حق کیوں نہیں ہے؟ جو میں اپنے لئے ظلم سمجھتا ہوں دوسرے کیلئے ظلم کیوں نہیں ہے؟ یہ چیزیں ہم نے بھلا دی ہیں۔ اس لئے بے اتفاقی ہوئی ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کرو، ایک دوسرے کی عزت کا خیال کرو، جبھی تم بچ سکتے ہو۔

دوسروں کا مال ناحق کھانے کی ممانعت

اللہ کے بندوں کے واقعات دیکھو، کس طرح ڈرتے تھے کیونکہ قرآن کا نظام ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل﴾ (البقرة ۱۸۸)

ناحق ایک دوسرے کا مال مت کھاؤ اور جب ہم بغیر حق کا مال کھاتے ہیں چاہے رشوت کا ہو، چوری کا ہو، دھوکہ کا ہو جو بھی مال بغیر حق کے استعمال کرو گے تو اسلام نے ایسے تمام مالوں کو حرام کہا ہے، اسلامی نظام کے خلاف ہیں اور یہ سارے فتنے اسی سبب سے پیدا ہو رہے ہیں۔

ایمانداری کی مثال

صحیح بخاری شریف میں واقعہ ہے ایک شخص کسی شخص کے پاس آیا اور اس سے ہزار روپیہ مانگا جو بھی سکہ اس وقت رائج الوقت تھا، وہ ہزار روپیہ مانگا اس نے کہا کیا بات ہے کس لئے روپیہ مانگ رہے ہو، میں روپیہ تو دے دوں گا ایک سال کیلئے لیکن تمہارا ضامن کون ہے؟ اس نے کہا

﴿وكفى بالله وكيلا﴾ میرا اللہ ضامن ہے اور کوئی ضامن نہیں ہے۔

اس نے ایک ہزار روپے نکال کر اس کو دے دیئے۔ وعدہ یہ تھا کہ دریا کے کنارے کنارے کشتی آئے گی میں کشتی میں کسی کے ہاتھ بھیج دوں گا کیونکہ وہاں بندرگاہ تھی۔ کشتیاں وہاں ٹھہرتی تھیں۔ اس نے اپنے شہر جا کر اپنا کام کیا پھر مدت پوری ہونے سے پہلے روپیہ جمع کیا۔ اب دیکھئے ایمان داری کی مثال آپ حیران ہونگے کہ ایسے مسلمان کہاں گئے۔ ہم کیوں نہیں ان باتوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق حاصل کرتے۔ کیوں مال دیکھ کر بے ایمان ہو جاتے ہیں۔ اس بے چارے نے پیسے جمع کیے۔ پیسے اس دن جمع ہوئے جس دن پیسے پہنچنے کا وعدہ تھا اب اس نے سوچا کہ یہ بڑی بری بات ہوگئی ہے وعدہ کے دن پیسے نہ پہنچنے پر تو میں جھوٹا ہو جاؤں گا اس نے ایک لکڑی موٹ سے لی اور اس کو اندر سے کھوکھلا کیا اور اندر پیسے ڈال کر اوپر سے بند کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ تیرے نام پر لئے تھے۔ اب تو ہی پہنچا اور لکڑی دریا میں ڈالدی لیکن ذہن میں یہ خیال رہا کہ میں نے پیسے دریا میں ڈال دیئے۔ اب اس کو بھی پیسے ملے یا نہیں، کیا اس طرح امانت ادا ہوئی۔ اس نے پھر پیسے جمع کیے کہ شائد نہ ملے ہوں۔ جمع کر کے وہاں گیا۔ اب یہاں اس کی بات کو چھوڑتے ہیں۔ دوسرے کو دیکھئے، وہ بھی دن گنتا رہا اور جب وہ دن آیا اور یہ ساحل پر پہنچا تو وہ آدمی نہ آیا۔ وہ بے چارہ نا امید ہو گیا۔ کیا میرے ساتھ دھوکہ ہو گیا۔ یا اللہ میں نے تو تیرے نام پر پیسے دیئے تھے۔ تھوڑی دیر میں دیکھا کہ ایک لکڑی پانی میں بہتی ہوئی آرہی ہے۔ اس نے سوچا لکڑی اچھی ہے جلانے میں کام آئے گی۔ اس کو نکال لیا اور اٹھا کر لے گیا۔ گھر جا کر دیکھا تو لکڑی میں نشان نظر آیا۔ کھول کر دیکھا تو اندر پیسے پڑے ہیں اور رقعہ اندر رکھا ہے کہ میں نہیں پہنچ سکا میں نے تمہاری امانت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی ہے انشاء اللہ تم تک پہنچ جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔اس نے پیسے لئے ، خوش ہوا کہ اللہ تیرا شکر ہے۔اب دوسرے کو دیکھئے وہ دوبارہ پیسے جمع کر کے وہاں سے چلا جب کہ اس نے پیسے بھیج دیئے۔لیکن یہ سوچتے ہوئے کہ اگر اس کو پیسے نہ ملے ہوں تو مجھ پر تو امانت باقی ہے۔حق ادا کرنا ہے یہ ہے حقوق العباد سے ڈرنے والوں کا نظام ۔سوچو مسلمانو! سبق حاصل کرو۔حدیثوں کا مطالعہ کرو۔دوسرے ناول اور جھوٹے قصے کہانیوں کو چھوڑ دو جس میں دھوکے کے لوٹ مار کے کئی طریقے ہیں اور یہ حدیث کی کتاب کا واقعہ ہے جس سے ایمان اور اخلاص اور تقویٰ اور پرہیز گاری کا سبق ملے گا۔وہ پیسے لے کر پہنچا دونوں کا امتحان ہے، دونوں کی ایمان داری دیکھئے۔ یہ اس کے پاس پہنچتا ہے کہ یہ تمہاری امانت۔سوچیۓ اس کے پاس کیا ثبوت ہے۔اگر وہ چاہتا تو لے سکتا تھا، کوئی دنیا کی عدالت اس کو نہیں پکڑ سکتی تھی۔ اگر وہ چاہتا تو لے لیتا۔کون اس کو پکڑتا۔کیونکہ کوئی ثبوت نہیں تھا۔کوئی گواہ نہیں تھا۔دیکھئے جب اس نے پیسے اس کو پیش کیۓ اس نے جواب دیا کہ بھائی جس اللہ کو تو نے ضامن بنایا تھا اس نے مجھ کو پہنچا دیئے دونوں کی ایمانداری دیکھئے اس نے پہلے پیسے روانہ کیۓ لیکن مطمئن نہیں ہوا، پیسے لے کر دوبارہ آیا۔ اس کی بھی ایمانداری دیکھئے کہ میں نے پیسے بھیجے ہیں لیکن پتہ نہیں کہ حق ادا ہوا یا نہیں۔ہم جانتے ہیں کہ دوسرے کا حق کھا رہے ہیں اس کو دیکھئے کہ کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہ نہیں کوئی ثبوت نہیں لیکن حقوق العباد کا خیال تھا اور اللہ کا ڈر تھا۔

﴿ومن يتق الله يجعل له من أمره يسرا﴾ (الطلاق ۴) جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کیلئے سب کچھ آسان ہے اتنا خزانہ آجائے لیکن اللہ تعالیٰ کیلئے چھوڑ دیتا ہے کیونکہ یہ حرام ہے اور دوسرے کا حق ہے۔ یہ واقعہ نبی ﷺ نے کیوں سنایا یہ واقعہ حکایات صالحین کا نہیں ہے یہ کوئی جھوٹے قصے نہیں ہیں جو واقعہ رسول اللہ ﷺ نے سنایا ہے وہ وعظ ہے نصیحت ہے وہ حکم ہے قانون ہے ہمیں سمجھایا کہ ایسے حقوق ادا کیا کرو۔ ایسے واقعے بخاری شریف میں آئے ہیں کہ شبہ کے باوجود وہ لوگ دوسرے کے حقوق سے ڈرتے تھے۔ ہم تو کھانے سے نہیں شرماتے، رشوت لیتے ہیں، شرم نہیں آتی، سود کھاتے ہیں شرم نہیں آتی انکو شرم آتی تھی کہ کسی کا مال کھائیں۔

زمین خریدنے والے کی مثال

ایک واقعہ صحیح بخاری شریف میں آتا ہے۔ کسی آدمی نے کسی آدمی سے زمین کاشت کیلئے خریدی۔ اب اسمیں ہل وغیرہ چلایا تو زمین سے ایسا برتن نکلا جس میں پیسے موجود تھے وہ برتن لے کر اس کے پاس گیا جس سے زمین خریدی تھی کہ میں نے تم سے زمین خریدی تھی اس میں یہ پیسے نکلے ہیں لہٰذا میں نے زمین لی تھی یہ تمہارے ہیں میرے نہیں حالانکہ دنیا جانتی ہے، شریعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قانون بھی یہی ہے کہ زمین خریدنے کے بعد وہ مالک ہوگیا اب جو چیز نکلے وہ اس کی ہے لیکن اس کا تقویٰ دیکھئے، وہ کہتا ہے زمین میں نے تم سے خریدی تھی اس میں سے یہ پیسے نکلے ہیں یہ تم لے لو یہ تمہارے ہوں گے اس کا تقویٰ دیکھئے وہ کہتا ہے میرے ہوتے تو مجھ کو پہلے ملتے وہ کہتا ہے نہیں، میرے نہیں ہیں، دونوں جھگڑ رہے ہیں نہ وہ لے رہا ہے نہ وہ لے رہا ہے کس لئے دونوں ڈر رہے ہیں کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو جائے کسی کا حق پامال نہ ہو جائے ہم تو کھانے سے بھی نہیں ڈرتے جو بھی آئے جیسے بھی آئے، بس آئے حقوق العباد کا مسئلہ پوچھتے ہو میں تم کو کیا بتاؤں، یہ واقعہ بھی رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بتایا ہے یہ کوئی حکایت نہیں ہے بخاری شریف کی حدیث ہے، دونوں اڑے ہوئے ہیں آخر اس بات پر متفق ہوئے کہ کسی نیک، صالح انسان سے فیصلہ کروائیں چنانچہ ایک نیک شخص کے پاس گئے اس نے دونوں کی باتیں سنیں دونوں کو سمجھایا لیکن دیکھا کہ دونوں لینے پر راضی نہیں ہیں اگر آج کل کا مولوی ہوتا تو کہتا اچھا بابا ہماری مسجد میں دے جاؤ ہمارے لنگر میں دے جاؤ، اللہ اکبر، ایسے نیک اور صالح مولوی کہاں سے لائیں، اس نے کہا بھائیو یہ تو بتاؤ تمہاری اولاد ہے ایک نے کہا میرا بیٹا ہے دوسرے نے کہا میری بیٹی ہے اس نے کہا ایسا کرو دونوں کی شادی کر دو اور یہ مال ان کو دے دو وہ دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش ہو گئے یہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے۔

﴿وأما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فإن الجنة هي المأوىٰ﴾ (النازعات ۴۱، ۴۲) جنت کس کی جگہ ہے جس کو اللہ کا خوف ناجائز خواہش سے روکے۔ ظلم وعداوت سے، حرام کھانے سے روکے، برائیوں سے، بے حیائی سے روکے، ان کیلئے جنت ہے، جس کو اللہ تعالیٰ کا خوف، حرام کھانے سے نہیں روکتا، ورثے اور ترکے کھانے سے نہیں روکتا۔ حقوق العباد پامال کرنے سے نہیں روکتا، وہ جنت کا دعویدار بنتا ہے۔ حقوق العباد میں کہاں تک بیان کروں۔ یہ مضمون بڑا طویل ہے میں مختصر کرتا جارہا ہوں۔ حقوق العباد میں عدل وانصاف بھی داخل ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا ہو یا بڑے سے بڑا ہو انصاف کی بات کہو

﴿يأيها الذين آمنوا كونوا قوامين بالقسط شهداء لله ولو على أنفسكم أو الوالدين والأقربين إن يكن غنيا أو فقيرا فالله أولىٰ بهما فلا تتبعوا الهوى أن تعدلوا وإن تلووا أو تعرضوا فإن الله كان بما تعملون بصيرا﴾ (النساء ۱۳۵) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم تو اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو تم جو گواہی دیتے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیتے ہو۔ (مسلمان کی گواہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اب چاہے سچ بولے یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ) فرمایا اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو لہٰذا سچ بات کہو، انصاف کی بات کہو، حق بات کہو، اگر چہ تمہارے ماں باپ ہوں ﴿ولو علیٰ أنفسکم﴾ اپنے اوپر بولنا پڑے اپنے اوپر حق ثابت ہو جائے تو دینے میں انکار مت کرو۔ اپنے آپ سے غلطی ہو تو قبول کرنے میں دیر نہ کرو۔ اس کے برعکس ہم تو کہتے ہیں مستند ہے ہمارا کہا ہوا' فرمایا: نہیں' حق بات کہو، تم پر ہے تو فوراً تسلیم کر لو۔ چاہے ماں باپ کے حق میں کہنا پڑے چاہے برادری کے خلاف کہنا پڑے حق بات کہو۔ اگر کوئی غریب ہے، حق پر ہے اس کا ساتھ دو، حق کو پامال مت کرو، ہر حالت میں حق بات کہو:

﴿ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ألا تعدلوا اعدلوا ھو أقرب للتقویٰ﴾ (المائدة ٨) میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ عصبیت اور قومیت حقوق العباد میں حائل ہوتی ہے۔ قرآن کہتا ہے اگر کسی قوم سے دشمنی ہے، مخالفت ہے تو دشمنی اور مخالفت میں آ کر تم ناانصافی مت کرو۔ دشمنی اپنی جگہ پر لیکن بات حق کہو:

﴿اعدلوا ھو أقرب للتقویٰ وإذا قلتم فاعدلواوإذا حکمتم بین الناس أن تحکموا بالعدل إن اللہ نعما یعظکم به﴾(النساء ٥٨) اللہ تعالیٰ تم کو بہترین نصیحت فرماتا ہے، تمہاری بھلائی چاہتا ہے کہ جب فیصلہ کرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف سے کرو، عدل سے کرو، کسی کے حق کو پامال مت کرو یہ رسول اللہ ﷺ کی حکومت تھی جو ہمارے لئے مثالی حکومت چھوڑ گئے کسی کا حق پامال نہیں ہونے دیا حالانکہ آپ کی طبیعت کیسی تھی۔ شمائل ترمذی میں روایت ہے:

(ما انتقام رسول الله ﷺ لنفسه إلا أن ينتهك محارم الله)

اپنے لئے آپ ﷺ نے کبھی انتقام نہیں لیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون اور فیصلے میں حق چکانے میں کبھی کوئی رعایت نہیں کی، یہ ہے حق بات انصاف کا فیصلہ جو اسلام نے سکھایا ہے یہ قومیت اس میں حائل ہوتی ہے یہ ہمارا بھائی ہے اس کی طرف داری کر کے فیصلہ اس کے حق میں دلا دیا یہ میرا مرید ہے۔ میرا خادم ہے فیصلہ اس کے حق میں دے یا دلا دیا جب قریش کے معزز قبیلے کی عورت کی چوری کی سفارش آپ کے پاس آئی آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتی میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا'' اسلام میں قومیت، صوبائیت کچھ نہیں ہے بلکہ سب کو ان کا حق ملنا چاہئے۔ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے۔

امن کا راستہ

یہاں کیوں امن نہیں ہے۔ حدود اللہ نافذ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم' حدود اللہ یہاں نافذ کر دو ایک سال کے اندر پورا پاکستان امن کا گہوارہ بن جائیگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی حدود نافذ کرنے سے خلفشار بھی ختم ہو جائے گا اور امن بھی قائم ہو جائے گا۔ امن کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ وہ حدود اللہ کا نفاذ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کہ اگر کسی جگہ یعنی زمین پر اللہ تعالیٰ کی ایک حد نافذ ہو جائے، ایک شرعی سزا دی جائے وہ اس سے بہتر ہے کہ چالیس دن مسلسل بارش برسے۔ ایک آدمی سے شرعی قصاص لے لو۔ پھر دیکھو کہ ملک میں قتل ہو۔ فرمایا:

﴿ولكم في القصاص حياة يا أولي الألباب لعلكم تتقون﴾

(البقرة ۱۷۹) عقل والو سمجھ لو ہم نے خواہ مخواہ مارنے کا حکم نہیں دیا۔ اس قصاص میں تمہاری زندگی بچتی ہے۔ ایک چور کا ہاتھ کاٹ دو پھر دیکھو چوری ہو۔ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ سب سے پہلے ملتان کی عدالت نے فیصلہ دیا تھا چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم مہینوں تک چوروں پر ہیبت طاری تھی کہ اب مر گئے۔ لیکن جب دیکھا کہ اپیل ہوئی اور بچ گئے انہوں نے سوچا یہ بھی پہلے جیسا معاملہ ہے۔ سارا خوف ختم ہو گیا۔ تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ ہم کو بہتر نصیحت کرتا ہے کہ انصاف اور عدل سے فیصلہ کرو، ناانصافی مت کرو۔

﴿إن الله يأمر بالعدل﴾ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے اللہ کا خود نام ہے العدل: یعنی انصاف کرنے والا، خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یا عبادی إنی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا) (مشکوۃ ۲۰۵) صحیح مسلم کی حدیث قوی ہے، فرمایا ہے اے میرے بندو! میں اپنے اوپر بھی ظلم کو حرام کر چکا ہوں تو تم پر یہ کیسے جائز ہے کہ تم ایک دوسرے پر ظلم کرو۔ نہیں تم ایک دوسرے کے بھائی ہو ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانو' فرمایا: (لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا) ایک روایت میں ہے (ولا تنافسوا وکونوا عباد الله إخوانا) نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض کرو نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو اور نہ ایک دوسرے کی حرص کرو۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو تو بھائی بن کر رہنے کا طریقہ یہی ہے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھا جائے کسی پر ظلم نہ ہو۔

انصاف، جانور اور ملاوٹ

انصاف وہ چیز ہے جو جانور بھی پسند کرتے ہیں۔ انصاف فطری چیز ہے۔ مسند احمد کے اندر واقعہ موجود ہے سند بھی صحیح ہے ایک آدمی کوئی پینے کی چیز بنا کر بیچتا تھا ایک دفعہ اس نے اس میں پانی ملایا کیا آج ہم ملاوٹ نہیں کرتے ہم نے تو دین میں ملاوٹ کر دی ہے اب ہماری دنیا خالص کہاں رہے گی؟ دین تو تھا قرآن وحدیث' اس میں اب ہم نے کیا کیا ملا دیا۔ اقوال، رائے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیاس ، فلاں نے فرمایا، حضرت نے فرمایا' نتیجہ یہ ہوا کہ دین خالص نہیں رہا جب دین ہی خالص نہیں رہا تو دنیا کہاں خالص رہے گی۔ امیر المومنین عمرؓ کے زمانے کا واقعہ ہے میں مسند احمد کا واقعہ بعد میں سناؤں گا۔ امیر کو شکایت پہنچی کہ دودھ بیچنے والے دودھ میں پانی ملاتے ہیں امیر نے حکم صادر کر دیا کہ خبردار دودھ میں پانی نہ ڈالا کرو دودھ خالص بیچا کرو یہ آپ نے سنا ہوگا کہ امیر عمر رضی اللہ عنہ رات کو گشت کرتے تھے۔ چکر لگایا کرتے تھے رعایا کا حال معلوم کرنے کیلئے ایک غریبوں کا گھر تھا وہاں سے گزرے، فجر کا وقت ہونے والا تھا کہ گھر سے آواز آئی کہ لیلیٰ جلدی کرو صبح ہونے والی ہے دودھ میں پانی ملادو، لڑکی نے کہا کیا امیر المومنین کا حکم نہیں؟ امیر رضی اللہ عنہ نے پانی ملانے سے منع کر دیا ہے ماں نے کہا کہ امیر کو کیا پتہ لگے گا۔ امیر کون سا دیکھ رہا ہے تم جلدی سے پانی ملا دو لڑکی نے کہا ٹھیک ہے امیر تو نہیں دیکھ رہے لیکن اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے۔ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔ یہ تھا اللہ تعالیٰ کا ڈر یہ ہے تقویٰ یہ ہے حقوق العباد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس بات کا اتنا اثر ہوا کہ صبح ان کو اپنے گھر بلایا اور اس لڑکی کا رشتہ مانگا اور اپنے بیٹے عاصم کے ساتھ اس کی شادی کی یہی لڑکی عمر بن عبدالعزیز کی نانی تھیں تو انصاف اور عدل ایک فطری چیز ہے میں کہتا ہوں وہ لوگ کہاں گئے جن کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا وہ ایسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کرتے ہیں۔ اب سنو مسند احمد کا واقعہ: اس آدمی نے اس پینے کی چیز میں پانی ملا دیا یعنی ملاوٹ کی۔ اس کے ساتھ ایک بندر بھی رہتا تھا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ بیان فرماتے ہیں جب اس پینے کی چیز کو بیچا تو پیسے دگنے بن گئے۔ مثلاً سو کے دو سو بن گئے اس کے بعد وہ کشتی میں بیٹھ گیا۔ جب کشتی چل پڑی تو بندر نے وہ رومال جس میں پیسے باندھے تھے دگنے پیسے وہ اپنے مالک سے چھین کر بادبان پر چڑھ گیا اور اس کو کھول کر ایک روپیہ کشتی میں ڈالنے لگا اور ایک پانی میں پھینکنے لگا (مسند احمد) یہ کیوں کیا کیونکہ اس نے بے ایمانی کی تھی مقصد یہ ہے کہ انصاف فطری چیز ہے۔

اسلام انصاف واتحاد کا داعی ہے

اسلام سے پہلے یہ چیزیں ہوتی تھیں ایک دوسرے سے لڑتے تھے ایک دوسرے کا مال کھاتے تھے ایک دوسرے کے ساتھ بے ایمانی کرتے تھے ایک دوسرے کا حق مارتے تھے اسلام نے ان تمام چیزوں کو ختم کر دیا تھا

﴿واذكروا نعمة الله عليكم﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو۔

﴿إذ كنتم أعداء﴾ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے ایک دوسرے کے خلاف تھے مخالف تھے ﴿فألف بين قلوبكم﴾ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت کو ڈال دیا۔ یہ الفت کیسے ہوئی فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لو أنفقت ما فى الأرض جميعا ما ألفت بين قلوبهم ولكن الله ألف بينهم﴾ (الانفال ۶۳) اے نبی ﷺ اگر آپ پوری زمین کے خزانے خرچ کر ڈالتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے ان بگڑے ہوئے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے تھے ﴿ولكن الله ألف بينهم﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ملایا ایسا نظام بھیجا کہ ان کے دل ایک دوسرے سے مل گئے نہ کوئی کسی کو نقصان پہنچاتا نہ کسی کی عزت لوٹتا بلکہ غائبانہ دوسروں کی عزتوں کی حفاظت کرنے لگے غائبانہ ایک دوسرے کی مدد کرنے لگے۔

مسلمان کے مسلمان پر حق

رسول اللہ ﷺ نے چھ حقوق بتائے ہیں (للمسلم على المسلم ست خصال) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں (يسلمه عليه إذا لقيه) جب ملاقات کرے تو سلام کرے (يجيبه إذا دعاه) دعوت دے اس کو قبول کرے (يعوده إذا مرض) بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے (يشهده إذا مات) جب مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو (يشمته إذا عطس) جب چھینک کسی مسلمان کو آئے تو یرحمک اللہ کہے۔ جواب دے (وينصحه إذا غاب) غائبانہ اس کی خیر خواہی کرے۔ غیر حاضری میں اس کے مال، اس کی عزت کی حفاظت کرے یہ تھا مسلمانوں کا نظام مسلمان جنگ میں جاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے تو جو پیچھے رہ جاتے تھے وہ ان کے مال، بیوی بچوں کی اپنی جان سے زیادہ حفاظت کرتے تھے اسی وجہ سے وہ کامیاب ہوئے۔

مسلمانوں کی کامیابی کے راز عیسائی افسر کی زبانی

عبد اللہ بن زیاد عرضی تبع تابعی ہیں۔ انہوں نے کتاب لکھی ہے فتوح الشام، اس میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ اسے ابن کثیر نے بھی البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ مسلمان ہرقل کی حکومت پر لشکر کشی میں کامیاب ہوئے۔ ان کو شکست ہوئی تو بادشاہ نے فوجی افسروں کو بلایا اور ان سے پوچھا کیا وجہ ہے تم کیوں شکست کھاتے ہو۔ پہلا سوال ان سے جو کیا وہ یہ تھا کہ یہ مسلمان تمہاری طرح انسان ہیں یا کوئی اور چیز ہیں اگر مافوق البشر ہیں تو اور بات ہے کہا ہیں تو ہماری طرح انسان، دوسرا سوال، جب بھی مقابلہ ہوتا ہے تم اکثریت میں ہوتے ہو وہ اقلیت میں یعنی تعداد میں تم زیادہ اور وہ تھوڑے۔ کبھی ایسا بھی ہوا کہ تم تھوڑے ہو اور وہ زیادہ ہوں جواب تھا نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تعداد میں بھی تھوڑے ہوتے ہوئے تم کو شکست ہوتی ہے اور وہ فتحیاب ہوتے ہیں جتنے جرنیل تھے سب نے تاویلیں کیں۔ ایک بوڑھا اٹھا اس نے کہا بادشاہ مجھ کو اجازت دی جائے۔ کہا: بولو، اس نے کہا بادشاہ یہ وہ قوم ہے جو جھوٹ نہیں بولتی کبھی ایک دوسرے کو گالیاں نہیں دیتے یہ حرام سے بچتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ برائی نہیں کرتے ایک چلا جاتا ہے دوسرا اس کے پیچھے اس کی بیوی بچوں پر جان دیتا ہے۔ ان کی حالت یہ ہے کہ پچھلی رات کو ان کی آنکھوں سے نیند اڑ جاتی ہے پچھلی رات کو ان کی پیشانی زمین پر ہوتی اور اپنے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم بڑے گناہ گار ہیں ہم کو معاف کر دے اور وہ شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے، زنا کے قریب بھی نہیں جاتے، اور سجدے کی حالت میں ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں۔ اور ہم شراب بھی پیتے ہیں، زنا بھی کرتے ہیں، ایک دوسرے کو لوٹتے ہیں' یہ ہٹے مجھے کرسی ملے ہم ایک دوسرے کو ذلیل کرتے ہیں پھر کیوں نہ وہ ہم پر کامیاب ہوں۔ بادشاہ نے کہا: تم سب نے بہانے کئے تھے۔ اس قوم کی کامیابی کی وجہ اس بوڑھے نے بیان کی ہے۔ یہی قوم کامیاب ہوگی۔

اصل مسلمان کی پہچان

تو بھائیو! اصلی مسلمان وہ تھے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرتے تھے اس لئے کامیاب تھے آج ہمارے اندر کیا ہے۔ ہر گلی میں ایک خدا بنا رکھا ہے شرک عام ہے، رسول اللہ ﷺ کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں اس کے علاوہ اپنے اپنے پیشوا امام رہنما بنا رکھے ہیں۔ نئے نئے دین، نئی نئی راہیں بنا لیں، حقوق العباد کی بھی پرواہ نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا حق اور رسول اللہ ﷺ کا حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہا تو پھر اب کس کی پرواہ ہوسکتی ہے کس کا ڈر رہا۔ بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کا قانون تھا جس نے ایک دوسرے کو بھائی بھائی بنا دیا ﴿فأصبحتم بنعمته إخوانا﴾

حقوق العباد کو پامال کرنے والوں کی سزا

اس اختلاف کی بناء پر اور برائیوں کی بناء پر وہ کس مقام پر پہنچے تھے۔ ﴿وكنتم على شفا حفرة من النار فأنقذكم منها﴾ (آل عمران ۱۰۳) دوسروں کے حقوق کو پامال کیا اللہ تعالیٰ کے حقوق کو پامال کیا۔ نبیوں کے حقوق کو پامال کیا۔ کتاب اللہ کے حقوق کو پامال کیا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کو پامال کیا۔ یتیموں کے مال پر قبضہ، زمین پر ناجائز قبضہ، پانی پر قبضہ طرح طرح کے ظلم اور ناانصافیاں کیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جہنم کے کنارے پر پہنچ گئے۔

جہنم سے کون نجات دیتا ہے

اب گرنے کی دیر تھی لیکن وہاں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نکال لیا ﴿فأنقذكم منها﴾ ایسا قانون بھیجا کہ امن قائم ہوگیا۔ اس دین نے امن قائم کیا، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق بخشے کہ ہم حقوق اللہ ادا کریں۔ نبی کریم ﷺ کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بڑوں کا ادب نصیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور چھوٹوں پر رحم نصیب کرے۔ ایک دوسرے کی عزت کریں ایک دوسرے کے خون کا خیال کریں۔ غائبانہ ایک دوسرے کے مال اور عزت کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ جو غائبانہ ایک دوسرے کی خیر خواہی کرے گا تو نتیجہ اس کا اچھا ہوگا۔ جو خیر خواہی کرتا ہے وہ اچھا پھل پاتا ہے، جو دشمنی کرتا ہے وہ برا پھل پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہم کو دشمنی سے بچائے اور خیر خواہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

19 4

حُقُوقُ العِبَاد

تأليف

سيِّد بديع الدين راشدي - رحمه الله -

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالسلي
ص.ب. ١٤١٩ الرياض ١١٤٣١ هاتف ٢٤١٤٤٨٨ ـ ٢٤١٠٦١٥ ناسوخ ٢٤١١٧٣٣

٠٣٠١١٢٨ أرد